ہے۔ متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی کی اپیل پر آزاد کشمیر اسمبلی میں اس بل کی متفقہ منظوری پر ملک بھر میں یوم تشکر منایا گیا، اور تمام مکاتب فکر کے قائدین، رہنماؤں، علماء کرام اور ائمہ مساجد نے اس پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

عاصمہ جہانگیر کے نام پر لاء کالج!

عاصمہ جہانگیر کا انتقال ہوا تو انسانیت کے حوالے سے اس کی خدمات کا تذکرہ بھی ہوا، بلاشبہ وہ اپنے عزم کی پکی، نڈر اور بیباک شخصیت کی حامل تھیں! لیکن تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ وہ ایک کھلم کھلا قادیانی کی بیوی اور قادیانیوں کی بہو تھیں، عمر بھر دین، وطن، اسلامی سزاؤں، اسلامی شعائر کا مذاق اڑا کر خوش ہوتی تھیں، انڈیا نے ایٹمی دھماکہ کیا تو ان کو کچھ نہ ہوا پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو خفا ہو گئیں، لڑکیوں کو پسند کی شادی کے نام پہ گھروں سے بھاگتے اور والدین کی عزت و آبرو تار تار ہوتے دیکھتیں تو اس کو ''آزادی'' سے تعبیر کرتیں، نمازِ جنازہ کے لئے بھی فاروق حیدر مودودی کے سوا کوئی نہ ملا، نمازِ جنازہ میں بے پردہ خواتین جس کھلے انداز کے ساتھ شریک ہوئیں، یہ انھی کا خاصہ تھا۔ اب پنجاب اسمبلی میں ن لیگی رکن اسمبلی حنا پرویز بٹ نے یہ قرارداد پیش کی کہ پنجاب یونیورسٹی کے لاء کالج کو عاصمہ جہانگیر کے نام سے منسوب کیا جائے، ن لیگ کی اس جرأت رندانہ پر ہمیں ذرا حیرت نہیں ہوئی، اس لئے کہ مسلم لیگ کی تاریخ ایسے اقدامات سے بھری پڑی ہے، مگر ان سطور کے ذریعہ ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ کچھ تو خدا کا خوف کریں، کیا وزارت عظمیٰ سے نااہل ہونے کے بعد پارٹی صدارت کی نااہلی بھی کافی نہیں۔

راجہ ظفر الحق کمیٹی رپورٹ

انتخابی حلف نامے سے عقیدہ ختم نبوت والی عبارت حذف ہونے کے بعد بحال ہوگئی، اس دوران حالات زیروزبر بھی ہوتے رہے، حکومت راجہ ظفر الحق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ منظر عام پر نہ لانے کے لئے بضد رہی۔ آخر کار اسلام آباد ہائی کورٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے جو درخواست گزاری تھی اس کی سماعت کے دوران اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ختم نبوت کیس میں وزیر اعظم کو طلب کرنے کی بات کی تو حکومت نے سربمہر رپورٹ حوالۂ عدالت کر دی، اس درخواست کی سماعت جاری ہے اور رپورٹ کو بعد میں کھولا جائے گا، تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

''اسلام آباد (آن لائن) گزشتہ روز اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے کیس کی سماعت کی، دوران سماعت درخواست گزار مولانا اللہ وسایا کے وکیل نے دلائل کے لیے مہلت طلب کی، عدالت کی معاونت کے لیے ۴ معاونین نامزد کیے گئے، جن میں ڈاکٹر محسن نقوی، صاحبزادہ ساجد الرحمٰن، مفتی حسین بنوری اور ڈاکٹر حسن مدنی شامل ہیں، عدالت کی جانب سے چاروں معاونین کو درخواست کی کاپی اور متعلقہ دستاویزات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، درخواست گزار کو کل دلائل پیش کرنے کی بھی ہدایت کی گئی، عدالت نے کیس کی مزید سماعت آج تک ملتوی کر دی''۔

(روزنامہ اسلام لاہور، جمعرات، ۲۲ فروری ۲۰۱۸ء)

چیئرمین سینیٹ اور ختم نبوت والا حلف نامہ

وطن عزیز میں سول اور فوج میں اہم عہدوں پر اسلام و وطن دشمن عناصر کا براجمان ہونا یقیناً بڑا خطرہ ہے اور ماضی میں

پاکستان نے اسی حوالے سے کئی نقصان بھی اٹھائے، سینیٹ کے چیئرمین کے لئے عقیدہ ختم نبوت والے حلف نامے کا نہ ہونا بھی ایک خطرناک سوالیہ نشان ہے۔ سابق بیوروکریٹ اور ممتاز قانون دان جناب شیر افضل خان نے اس بابت یوں توجہ دلائی ہے کہ:

''اسلام آباد (سپیشل رپورٹ) اسلام آباد ہائی کورٹ میں سابق ڈائریکٹر وزارتِ قانون اور ممتاز قانون دان ایڈووکیٹ شیر افضل خان کی طرف سے ایک رٹ دائر کی گئی ہے جس میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ پاکستان کے آئین میں غلطیوں کی بھرمار ہے، جن کی نشاندہی وہ مختلف مرحلوں پر وزارت قانون اور دوسرے متعلقہ اداروں کو کر چکے ہیں لیکن کسی نے ان غلطیوں کی طرف دھیان نہیں دیا۔ اس رٹ میں شیر افضل خان نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ چیئرمین سینیٹ کے حلف نامہ میں ختم نبوت پر یقین شامل کیا جانا چاہیے جبکہ اس وقت یہ عبارت موجود نہیں ہے، چیئرمین سینیٹ کا عہدہ بہت اہم ہے، وہ ملک کے صدر کی عدم موجودگی میں مملکت کا قائم مقام صدر ہوتا ہے، آئین یہ تقاضا کرتا ہے کہ صدر ہمیشہ مسلمان ہوگا، ایڈووکیٹ شیر افضل خان نے چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت کے حلف نامہ میں بھی غلطی کی نشاندہی کی ہے، انہوں نے یہ مؤقف بھی اختیار کیا کہ چونکہ قرارداد مقاصد کو آئین کا دیباچہ بنایا گیا ہے، اس لئے آئین کی متعلقہ شق کی درستگی بھی ضروری ہے، درخواست دہندہ نے اپنی رٹ میں یہ موقف بھی اختیار کیا ہے کہ آرٹیکل ۲۷۲/اے اور آرٹیکل ۵۴/ب بھی اس سے مطابقت نہیں رکھتے، درخواست دہندہ نے کہا کہ انہوں نے پہلے وزارت قانون کے سامنے ان غلطیوں کی نشاندہی کی تھی، لیکن ان غلطیوں کی درستی کے لیے کوئی اقدام نہیں کیا گیا، اس لئے مجھے مجبوراً رٹ دائر کرنا پڑی ہے''۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، جمعرات، ۲۲ فروری ۲۰۱۸ء)

مذکورہ شذرات میں جتنے موضوعات کا ذکر کیا گیا ہے اس پر دینی رہنماؤں اور ماہرین قانون سے حسب حالات وحسب ضرورت مشورے جاری ہیں اور آنے والے دنوں میں ان شاءاللہ تحریک ختم نبوت آگے بڑھتی ہوئی نظر آئے گی۔

وما علینا الا البلاغ المبین!